یونیورسٹیوں میں مطالعۂ اقبال

(صد سالہ جشن ولادت ۱۹۷۷ تک)

سید معین الرحمٰن

۱

علامہ اقبال ہمارے شعر و ادب کی اُن خوش قسمت استثنیات میں سے ہیں جو اپنی زندگی ہی میں اہل علم کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہیں ۔ گزران وقت کے ساتھ ساتھ اُن کی محبوبیت اور مرکزیت بڑھتی ہی جا رہی ہے ۔ ہماری جامعات کا وہ بالخصوص بہت محبوب اور مرغوب موضوع ہیں اور رہے ہیں اور یہ صرف ہماری پاکستانی یونیورسٹیوں ہی کی بات نہیں ، اقبال کا مطالعہ مشرق اور مغرب کی متعدد یونیورسٹیوں میں ہوا ہے اور یہ تحقیقی و تنقیدی مطالعہ صرف اُردو ہی میں نہیں دنیا کی متعدد زبانوں میں ہوا ہے ۔ اقبال پر پی ایچ ڈی کا سب سے پہلا کام اقبال کے انتقال کے پانچ برس بعد ۱۹۴۳ء میں سامنے آیا ۔[۱]

۱۹۴۳ء سے ۱۹۷۷ء تک کے چونتیس برسوں میں میرے علم و نظر کی حد تک اقبال پر سات مختلف زبانوں میں پی ایچ ڈی کے لیے اکیس مقالے

۱۔ "The Metaphysics of Iqbal" از : ڈاکٹر عشرت حسن انور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ، ۱۹۴۳ء نگران کار : ڈاکٹر سید ظفر الحسن (علیگ) ۱۹۴۴ء میں یہ مقالہ لاہور سے شائع ہوا (ص ۹۱) ۔ جشن ولادت (۱۹۷۷ء) کے موقع پر اس مقالے کا اُردو ترجمہ ''اقبال کی ما بعد الطبیعات'' کے عنوان سے شائع ہوا ۔ (ص ۹۹ ، مطبوعہ اقبال اکادمی ، لاہور) یہ ترجمہ ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے ۔

لکھے گئے ۔ ان میں سے دس انگریزی زبان میں ہیں ، چھ اُردو میں ، ایک چیک زبان میں ، ایک جرمنی ، ایک فرینچ ، ایک عربی اور ایک فارسی زبان میں ۔ ایک مقالے پر جو انگریزی میں ہے اور شعبۂ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی ، لاہور کے لیے لکھا گیا ، ابھی ڈگری تفویض نہیں ہوئی ۔[1] بقیہ بیس مقالات پر دنیا کی ان پندرہ یونیورسٹیوں سے پی ایچ ۔ ڈی کی اسناد عطا ہوئیں :

۱۔ مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ چار ڈگریاں : تین شعبہ فلسفہ[2] میں ایک اردو میں[3] ۔

۲۔ پنجاب یونیورسٹی ، لاہور تین ڈگریاں : دو شعبہ فلسفہ[4] میں ایک سیاسیات میں[5]

۳۔ ڈرہم یونیورسٹی ، انگلستان شعبۂ فلسفہ میں ایک ڈگری[6]

۴۔ تہران یونیورسٹی تہران شعبۂ فارسی میں ایک ڈگری[7]

۱۔ "Iqbal's Concept of Religion" از : پروفیسر افتخار احمد چشتی (فیصل آباد) ۔

2. (a) The Metaphysics of Iqbal by : Dr. Ishrat Hasan Enver.
   (b) The Place of God, Man and Universe in the Philosophic System of Iqbal : Dr. Jamila Khatoon.
   (c) Sri Aurobindo and Iqbal : Dr. M. Rafiq.

۳۔ "مطالعۂ تلمیحات و اشارات اقبال" از : ڈاکٹر اکبر حسین قریشی

4. (a) Iqbal's Philosophy of knowledge : Dr. Muhammad Maruf.
   (b) The Impact of Rumi upon the Religious Thought of Iqbal : Dr. M Nazeer.

5. The Political Philosophy of Iqbal : Dr. Parveen Feroze Hasan.

6. An Analysis of the Philosophical Ideas and Works of Iqbal : Dr. Riffat Hasan

۷۔ "شرح حال و آثار و سبک اشعار و افکار اقبال" از : دکتر سید محمد اکرم شاہ

۵- عین الشمس یونیورسٹی ، قاہرہ شعبۂ عربی میں ایک ڈگری[۱]

۶- کراچی یونیورسٹی ، کراچی شعبۂ اردو میں ایک ڈگری[۲]

۷- الہ آباد یونیورسٹی ، الہ آباد شعبۂ اردو میں ایک ڈگری[۳]

۸- گورکھپور یونیورسٹی ، گورکھپور شعبۂ اردو میں ایک ڈگری[۴]

۹- چارلز یونیورسٹی پراگ ، چیکو سلوواکیہ شعبہ اُردو میں ایک ڈگری[۵]

۱۰- بہار یونیورسٹی ، مظفر پور بہار شعبۂ اردو میں ایک ڈگری[۶]

۱۱- جامعہ عثمانیہ، حیدر آباد دکن شعبۂ اردو میں ایک ڈگری[۷]

۱۲- پیرس یونیورسٹی ، فرانس شعبۂ فلسفہ میں ایک ڈگری[۸]

۱۳- ماربرگ یونیورسٹی ، جرمنی شعبۂ دینیات میں ایک ڈگری[۹]

۱۴- کابر ماؤنٹ یونیورسٹی ، امریکہ شعبہ فلسفہ میں ایک ڈگری[۱۰]

۱۵- شکاگو یونیورسٹی ، امریکہ شعبہ دینیات میں ایک ڈگری[۱۱]

۱- ''رسالتہ الخلود'' (جاوید نامہ ، ترجمہ مع تشریح و تعلیقات) از : ڈاکٹر محمد السعید جمال الدین ، قاہرہ

۲- ''اسلامی تصوف اور اقبال'' از : ڈاکٹر ابو سعید نور الدین

۳- ''اقبال کا فلسفہ خودی اور اس کا ماخذ و مقصد'' از : ڈاکٹر آصف جاہ کاروانی

۴- ''اقبالیات کا تنقیدی جائزہ'' از : ڈاکٹر عبدالحق

۵- "Life and Works of Iqbal" از : ڈاکٹر جان ماریک

۶- ''فوق البشر کا تصور اور اقبال کا مرد مومن'' از : ڈاکٹر حاتم مہر

۷- ''اقبال کا تصور انسان کامل'' از : ڈاکٹر غلام عمر خاں

۸- ''محمد اقبال ــ فلسفی شاعر'' از : ڈاکٹر مسعود حسین

۹- ''اقبال کے مذہبی افکار'' از : ڈاکٹر محمد انور علی

10. The Concept of Personhood in the Thought of Martin Buber ; Disetz Suzubi & Muhammad Iqbal" by : Dr. Natividad Gatbonton Barrauda.

11. "The Contribution of Sir Muhammad Iqbal to Modern Islamic Thought." by : Dr. H. J. Singh.

ان تحقیقی مقالات میں سے بیشتر چھپ چکے ہیں ۔ بعض بہ تمام و کمال اور کچھ جزواً ۔ پی ایچ ۔ ڈی کے ان ۲۱ مقالات میں سے تین ، خواتین کی تحقیق و تلاش اور محنت و ریاضت کا ثمر ہیں ۔ یہ سب مقالے اپنے اپنے مضمون اور میدان کے معتبر اور ممتاز معلمین اور محققین کی رہنمائی میں لکھے گئے ۔ ان عالموں کے اسماء کام کے معیاری ہونے کی بدیہی ضمانت ہیں ۔[1]

ان اکیس مقالات کے علاوہ جو براہ راست اقبال اور ان کے فکر و فن پر لکھے گئے ، جنوبی کیلیفورنیا یونیورسٹی ، میکگل یونیورسٹی ، کولمبیا یونیورسٹی ، جنوبی الی نوائس یونیورسٹی اور سراکیوس یونیورسٹی (نیویارک) سے پانچ ایسے تحقیقی مقالات پر پی ایچ ۔ ڈی کی اسناد تفویض کی گئی ہیں جو براہ راست اقبال پر نہیں لیکن جن کا بیشتر حصہ اقبال اور ان کے افکار و تصورات سے بحث کرتا ہے ۔[2]

پی ایچ ۔ ڈی سے بڑھ کر اقبال پر ڈی لٹ کی ڈگری کے لیے لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ فارسی کی ڈاکٹر آصفہ زمانی ، تحقیقی کام میں مصروف ہیں ، اُن کا موضوع ہے :

"Dr. Sir Muhammad Iqbal and his Persion Poetry—A Critical Survey."

یہ کام ڈاکٹر آصفہ زمانی کے حسب خواہ مکمل ہو گیا تو اقبال پر ڈی ۔ لٹ کی سند فضیلت حاصل کرنے والی سب سے پہلی اسکالر ہونے کا اعزاز اور امتیاز اُن کا مقدر ہو گا !

۱۔ مثلاً (i) اُردو : بابائے اُردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق ، پروفیسر رشید احمد صدیقی ۔

(ii) فلسفہ : پروفیسر ایم ۔ ایم ۔ شریف ، ڈاکٹر سید ظفر الحسن ، پروفیسر خواجہ غلام صادق ، ڈاکٹر سی ۔ اے ۔ قادر ۔

(iii) فارسی : ڈاکٹر حسین خطیبی ۔

(iv) سیاسیات : ڈاکٹر منیر الدین چغتائی ۔

۲۔ تفصیل کے لیے رجوع کیجیے : جامعات میں اقبال کا تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ ، از : ڈاکٹر سید معین الرحمٰن مطبوعہ : اقبال اکادمی پاکستان ، لاہور ، ۱۹۷۷ ، ص ۴۵۶ — ۴۵۹

اقبال۔آج بھی مغرب اور مشرق کی متعدد یونیورسٹیوں میں تحقیق کا موضوع ہیں ۔ اقبال کی ولادت کے صد سالہ جشن ۱۹۷۷ء کی زمانی حد تک میرے علم و یقین کے مطابق بر عظیم پاک و ہند اور دیار مغرب کی کم و بیش درج ذیل نو یونیورسٹیوں میں اقبال پر پی ایچ ۔ ڈی کی سطح کا تحقیقی اور تنقیدی کام زیر تکمیل ہے :

۱- بہار یونیورسٹی ، مظفر پور ، بہار[۱]

۲- مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ[۲]

۳- دہلی یونیورسٹی ، دہلی[۳]

۴- بھوپال یونیورسٹی ، بھوپال[۴]

۵- جبل پور یونیورسٹی ، جبل پور[۵]

۶- جموں و کشمیر یونیورسٹی ، سرینگر[۶]

۷- سندھ یونیورسٹی ، حیدر آباد ، جامشورو[۷]

۸- پنجاب یونیورسٹی ، لاہور[۸]

۱- (الف) عبدالحئی عادل : ''اقبال کا سیاسی شعور''
(ب) محمد خان فہیم : ''اقبال کے بعد اُردو نظم''
(ج) منظور عالم لعاقی : ''اقبال کی غزل گوئی''

۲- (الف) بیگم حامدہ مسعود : اُردو میں نظریہ شاعری۔ولی سے اقبال تک''
(ب) قاضی عبدالرحمٰن ہاشمی : ''اقبال کا فن''

۳- شہناز اختر : ''اقبال کے فکر و فن کے سماجی اور ثقافتی رشتے''

۴- محمد ایوب : ''اقبال اور اُردو غزل''

۵- قمر جہاں : ''اقبال پر قرآن کا اثر''

۶- تارا چرن رستوگی : ''اقبال پر مغربی اثرات''

۷- رفعت علی خاں : ''اقبال کا ذہنی ارتقاء''

۸- رفیع الدین ہاشمی : ''تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ''

۹- ہارورڈ یونیورسٹی[1]

بہار یونیورسٹی (مظفر پور) میں تین اور مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ میں دو اصحاب اقبال پر تحقیقی کام میں مصروف ہیں ، باقی جامعات سے ایک ایک ریسرچ اسکالر وابستہ ہے -

۲

علامہ اقبال پر ڈاکٹریٹ کی سطح کے تحقیقی و تنقیدی کام سے قطع نظر ، یونیورسٹی کی بعض دوسری ڈگریوں کی جزوی تکمیل کے سلسلے میں میری تلاش اور تحقیق کے مطابق پچھلے تیس پینتیس برسوں میں دنیا کی دس یونیورسٹیوں میں اقبال پر ۱۲۳ مقالات مرتب ہوئے - یہ مقالات جن بارہ مختلف ڈگریوں کے حصول کے لیے لکھے گئے ، اُن کی تفصیل یہ ہے :

۱- ایم - اے (اُردو) ۶۹ مقالات (طلباء ۲۲ ، طالبات ۴۷)

۲- ایم - اے (فلسفہ) ۲۰ مقالات (طلباء ۷ ، طالبات ۱۳)

۳- ایم - اے (فارسی) ۸ مقالات (طلباء ۴ ، طالبات ۴)

۴- ایم - اے (سیاسیات) ۷ مقالات (طلباء ۶ ، ایک طالبہ)

۵- ایم - اے (اسلامیات) ۵ مقالات (طلبا ۲ ، طالبات ۳)

۶- ایم - ایڈ (ایجوکیشن) ۷ مقالات (۴ مقالے ۹ طلباء کی مشترکہ مساعی ، ۳ مقالے ۳ طالبات کے)

۷- ایم - اے (ایجوکیشن) ایک مقالہ (مقالہ نگار : میاں محمد طفیل)

۸- ایم - اے (معاشیات) ایک مقالہ (مقالہ نگار : رفعت یعقوب)

۹- ایم - اے (تاریخ) ایک مقالہ (مقالہ نگار : نسرین طاہرہ)

۱۰- ایم - اے (عربی) ایک مقالہ (مقالہ نگار : سمیر عبدالحمید ابراہیم)

۱۱- ایم - اے (لائبریری سائنس) ایک مقالہ (مقالہ نگار : محمد اسلم)

۱- ڈاکٹر این میری شمل کی زیر نگرانی : اہلیسیات اور اقبال کے تصور ابلیس کا پس منظر"

۱۲- منشی فاضل — دو مقالات ، دو طلباء کے

ان ۱۲۳ مقالات میں سے ۱۱۳ ، پاکستان کی تین یونیورسٹیوں میں لکھے گئے :

۱- پنجاب یونیورسٹی ، لاہور : ۹۸ مقالات

۲- سندھ یونیورسٹی ، حیدر آباد : ۸ مقالات

۳- کراچی یونیورسٹی ، کراچی : ۷ مقالات

ایک مقالے پر امریکن یونیورسٹی آف بیروت ، لبنان سے اور ایک پر قاہرہ یونیورسٹی ، مصر سے ڈگری ملی ۔ بیروت یونیورسٹی والا مقالہ انگریزی میں ہے اور قاہرہ یونیورسٹی کے لیے لکھا جانے والا مقالہ عربی میں ہے اور یہ دونوں مقالے لاہور میں چھپ چکے ہیں ۔ باقی آٹھ مقالے ہندوستان کی ان پانچ یونیورسٹیوں میں پیش کیے گئے :

۱- بھوپال یونیورسٹی بھوپال (تین مقالات)

۲- جامعہ عثمانیہ ، حیدر آباد دکن (دو مقالات)

۳- مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ (ایک مقالہ)

۴- جموں و کشمیر یونیورسٹی ، سری نگر (ایک مقالہ)

۵- وکرم یونیورسٹی ، اجین (ایک مقالہ)

ان آٹھ مقالات میں سے پانچ طالبات نے تحریر کیے ہیں ، چار اُردو اور ایک شعبۂ فلسفہ کے لیے انگریزی میں ـ طلبا کے تینوں مقالے اُردو میں ہیں ، ابھی کوئی زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوا ۔

پاکستان میں لکھے گئے ۱۱۳ مقالات میں سے ۶۸ ، طالبات کے زور قلم کا نتیجہ ہیں اور ۴۵ مقالے ۴۹ طلباء کی مشترکہ مساعی کا حاصل ہیں۔ مجموعی طور پر ۸۹ مقالات اُردو میں لکھے گئے ہیں اور ۲۴ انگریزی میں۔ ان ۲۴ میں سے ۱۱ ، طالبات کے تحریر کردہ ہیں ۔

یونیورسٹی ڈگری کے لیے لکھے گئے ان مقالات کی نگرانی کا فرض بھی ثقہ اور معتبر اہل علم کے سپرد رہا ہے ۔ ستمبر ۱۹۷۰ء میں پروفیسر سید وقار عظیم ، شعبہ اُردو پنجاب یونیورسٹی اورئینٹل کالج ، لاہور سے اکیس برس کی منصبی وابستگی کے بعد سبکدوش ہوئے تو اُن کی نگرانی میں اقبال

پر لکھے گئے مقالات کی تعداد ۱۶ تھی ۔ وقار عظیم صاحب کے حین حیات (۱۹۷۶ء) برعظیم پاک و ہند کی کسی بھی یونیورسٹی کے کسی بھی اُستاد نے اقبال پر وقار عظیم صاحب سے زیادہ تحقیقی اور تنقیدی کام نہیں کرایا ، ولادت اقبال کے صد سالہ جشن (۱۹۷۷ء) کی زمانی حد تک صورت یہ ہے:

۱- ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی (پنجاب یونیورسٹی) : ۱۷ مقالات

۲- پروفیسر سید وقار عظیم مرحوم : ۱۶ مقالات

۳- پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (سندھ یونیورسٹی) : ۸ مقالات

۱۹۷۲ء کے لسانی فسادات میں سندھ یونیورسٹی (حیدر آباد) کے شعبۂ اُردو کی سیمینار لائبریری تباہ کر دی گئی اور مختلف علمی و ادبی موضوعات پر ایم ۔ اے کے کئی سو قلمی مقالے نذر آتش ہو گئے ۔ اس کا قوی امکان ہے کہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب یا سندھ یونیورسٹی شعبہ اُردو کے دوسرے اساتذہ کی نگرانی میں آٹھ سے زیادہ متعلمین نے اقبال پر تحقیقی اور تنقیدی کام کیا ہو ۔

پنجاب یونیورسٹی کے جن دوسرے اساتذہ نے اقبال پر تحقیقی اور تنقیدی کام کی روایت کو مستحکم بنانے میں نسبتاً زیادہ دل چسپی لی اور خود تحقیقی کام کی ذمہ داری سنبھالی اُن کے اسماء یہ ہیں :

۱- پروفیسر خواجہ غلام صادق (شعبۂ فلسفہ) : ۷ مقالات

۲- ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار (شعبۂ اُردو) : ۶ مقالات

۳- جناب نعیم احمد (شعبۂ فلسفہ) : ۵ مقالات

۴- ڈاکٹر وحید قریشی (شعبۂ اُردو) : ۵ مقالات

۵- جناب عبدالخالق (شعبۂ فلسفہ) : ۴ مقالات

۶- جناب شوکت علی (شعبۂ سیاسیات) : ۴ مقالات

پروفیسر خواجہ غلام صادق کی نگرانی میں ایم ۔ اے کے سات مقالات سے قطع نظر ، فلسفے میں اقبال پر پی ایچ ۔ ڈی کی ایک سند بھی تفویض ہوئی ۔

ایم ۔ اے کے لکھے گئے ان مقالات میں سے دو اپنے ''حجم'' کی بنا پر نمایاں قرار دیے جا سکتے ہیں ، ایک ''طوالت'' کے لحاظ سے اور دوسرا

''اختصار'' کے اعتبار سے۔ دونوں کا تعلق پنجاب یونیورسٹی سے ہے ۔ ایم ۔ اے (فارسی) کے لیے انور سلطانہ کا مقالہ ''اقبال کی فنی تراکیب'' ۷۹۸ صفحات پر مشتمل ہے ۔ اس سے قطع نظر کہ ''فنی'' سے کیا مراد ہے ؟ اقبال کی فارسی شعری تراکیب کا یہ قیمتی اشاریہ بڑی محنت اور کاوش کے بعد ۱۹۷۲ء میں سید وزیر الحسن عابدی کی زیر نگرانی مرتب ہوا۔اس کے بر عکس ''تخلیق پاکستان میں اقبال کا حصہ'' کے موضوع پر ایم ۔ اے (سیاسیات) کا ایک مقالہ صرف ۴۳ (فل اسکیپ سائز) صفحات پر مبنی ہے جسے فخر النساء نے ۱۹۵۸ء میں جناب شوکت علی کی رہنمائی میں انگریزی میں لکھا ۔

اقبال پر ایم ۔ اے کے ان مقالات میں سے جہاں بیشتر سرسری ہیں اور محض سر کا بوجھ ہلکا کرنے کی غرض سے لکھے گئے ہیں ، وہاں بعض مقالے ایسے بھی ہیں جنھیں پروفیسر سید وقار عظیم کے بقول[1] بڑی آسانی سے پی ایچ ۔ ڈی کے مقالوں کے مقابلے میں رکھا جا سکتا ہے ۔

۳

اقبال پر یونیورسٹی کے مختلف امتحانات کے ۱۲۳ مقالات میں سے ۶۹ ایم ۔ اے (اُردو) کے لیے لکھے گئے اور ان پر بہ تفصیل ذیل بر عظیم پاک و ہند کی سات یونیورسٹیوں نے اسناد عطا کیں :

۱۔ پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ۵۳ مقالات (۴۰ طالبات ، ۱۳ طلباء)

۲۔ سندھ یونیورسٹی ، حیدرآباد ۸ مقالات (۳ طالبات ، ۵ طلباء)

۳۔ بھوپال یونیورسٹی بھوپال تین مقالے (دو طلباء ایک طالبہ)
(شعبۂ اُردو ، سیفیہ کالج)

۴۔ جامعہ عثمانیہ ، حیدر آباد دکن دو مقالے (حبیب النساء بیگم ، غلام عمر خاں)

۵۔ کراچی یونیورسٹی ، کراچی ایک مقالہ (سیدہ شیریں پروین)

۱۔ اورئینٹل کالج میگزین ، لاہور جلد ۵۰ ، عدد ۱-۴، ۱۹۷۴ء
صفحہ ۱۲۲

۶- جموں و کشمیر یونیورسٹی ، ایک مقالہ (شمس النساء)
سری نگر :

۷- وکرم یونیورسٹی ، اجین ایک مقالہ (نشاط زرین)
(شعبۂ اُردو ، مادھو کالج)

سب سے زیادہ یعنی ۵۳ مقالات شعبۂ اُردو ، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج ، لاہور کے لیے تیار ہوئے ان میں سے دو طالبات (سیدہ فرزانہ ناہید گیلانی اور میمونہ روحی) نے شعبۂ اُردو ، گورنمنٹ کالج ، فیصل آباد (لائل پور) کے توسط سے اپنے مقالات پر پنجاب یونیورسٹی ، لاہور سے ایم - اے (اُردو) کی سند فضیلت حاصل کی - پنجاب یونیورسٹی سے ملحق ، گورنمنٹ کالج ، فیصل آباد ، صوبہ پنجاب کا (جس میں تین آرٹس یونیورسٹیاں واقع ہیں) سب سے بڑا اور پرانا سرکاری کالج ہے جہاں ایم - اے (اُردو) کی سطح پر تدریس کا انتظام اور اہتمام ہے -

شعبۂ اُردو ، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج ، لاہور سے وابستہ آٹھ اساتذہ نے بہ تفصیل ذیل اقبال پر تحقیقی و تنقیدی کام کی رہنمائی کی :

۱- ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ۱۷ مقالات (طالبات ۱۱ ، طلباء ۶)

۲- پروفیسر سید وقار عظیم ۱۶ مقالات (طالبات ۱۲ ، طلباء ۴)

۳- ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار ۶ مقالات (طالبات ۴ ، طلباء ۲)

۴- ڈاکٹر وحید قریشی ۵ مقالات (طالبات ۴ ، ایک طالب علم)

۵- ڈاکٹر عبید اللہ خاں ۲ مقالات (دونوں طالبات)

۶- ڈاکٹر ناظر حسن زیدی ۲ مقالات (دونوں طالبات)

۷- ڈاکٹر سید عبداللہ ۲ مقالات (دونوں طالبات)

۸- ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ایک مقالہ (محمد فرمان)

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج کے ان اکاون مقالات میں سے دو اپنی ضخامت کے اعتبار سے نمایاں طور پر سر کشیدہ ہیں :

۱- اُردو مکتوب نگاری ، غالب سے اقبال تک گیتی آراء ، صفحات : ۶۹۱

۲- کلام اقبال میں تاریخی شخصیتیں ریحانہ نسرین دارا ، صفحات : ۶۵۳

پہلا مقالہ براہ راست اقبال سے متعلق نہیں ، اس کے صرف ۱۴ صفحات صفحہ (۵۱۴—۵۰۴) علامہ اقبال کے بارے میں ہیں۔ دوسرا مقالہ الگ الگ ''تاریخی شخصیتوں'' کے شرح احوال کا مجموعہ ہے ۔ ان تاریخی شخصیتوں کا کلام اقبال میں کہاں کہاں حوالہ آیا ہے یا ان تاریخی شخصیتوں کا اقبال کے نظام فکر سے کیا تعلق ہے ؟ اُس کی طرف اشارے سے کام کی اہمیت اور افادیت بڑھ جاتی ۔

۴

۱۲۲ مقالات میں سے ۹۶ ایم ۔ اے (اُردو) کے امتحان کے لیے لکھے گئے ، بقیہ ۴۵ میں سے ۲۰ مقالے ایم ۔ اے (فلسفہ) کی سند کے لیے مرتب ہوئے ۔ مقالہ نگاروں میں سے ایک خاتون کا تعلق مسلم یونیورسٹی علی گڑھ[1] سے اور ایک کا کراچی یونیورسٹی سے[2] ہے ۔ باقی سب مقالے پنجاب یونیورسٹی کے لیے تحریر کیے گئے ۔ یونیورسٹی کے لیے دو مقالے شعبۂ فلسفہ ، گورنمنٹ کالج ، لاہور کی وساطت سے پیش ہوئے ۔ ان بیس مقالوں میں سے صرف پانچ اُردو میں لکھے گئے ہیں ، بقیہ پندرہ انگریزی میں ہیں ۔ پروفیسر خواجہ غلام صادق ، جناب نعیم احمد اور عبدالخالق صاحب نے کام کرانے میں زیادہ انہاک اور اشتیاق دکھایا ۔

ایم ۔ اے (فارسی) کے لیے اقبال کے بارے میں لکھے گئے آٹھ مقالے میرے علم میں آئے :

۱۔ پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ۴ مقالات (۳ طالبات ، ایک طالب علم)

۲۔ کراچی یونیورسٹی ، کراچی ۴ مقالات (۳ طلباء ، ایک طالبہ)

پنجاب یونیورسٹی (شعبۂ فارسی) میں اقبال پر جو تحقیقی اور تنقیدی کام ہوا اس کی نگرانی کا تین چوتھائی بوجھ تنہا ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ نے اٹھایا ۔

ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ نے ایک ملاقات میں مجھ سے بیان کہ ۱۹۶۷ء کے قیام ایران کے زمانے میں مشہد یونیورسٹی کے ڈاکٹر رجائی نے اُنہیں

---

1. "Iqbal's Concept of God" by : Jamila Khatoon.
2. "Concept of Perfect man in Iqbal" by : Hasina Sheikh

اپنی نگرانی میں ایسا نس (فارسی) کی سند کے لیے علامہ اقبال کے بارے میں لکھوائے ہوئے پانچ چھ رسالے (مقالے) دکھائے تھے ۔ افسوس کہ ان مقالات (رسائل) کے کتابیاتی کوائف اب اُن کے پاس موجود اور محفوظ نہیں ۔

منشی فاضل (فارسی) کے لیے لکھے گئے دو مقالے بھی پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی زینت ہیں ۔ اب یہ امتحان پنجاب یونیورسٹی کے دائرۂ کار سے خارج ہے ۔ یہ مقالات مولانا عبدالمجید سالک اور جناب آقا بیدار بخت کی رہبری اور نگرانی میں تیار ہوئے ۔

ایم ۔ اے (سیاسیات) کی ڈگری کے لیے اقبال سے متعلق پنجاب یونیورسٹی میں سات مقالے لکھے گئے ۔ یہ سب انگریزی میں ہیں اور ایک استثنیٰ کے علاوہ سب کے سب طلباء کے حسن رقم کا نتیجہ ہیں اور بیشتر جناب شوکت علی کے زیر نگرانی مکمل ہوئے ہیں ۔ ایم ۔ اے اسلامیات کے لیے پانچ مقالے لکھے گئے ان میں سے تین طالبات کی محنت کا حاصل ہیں ۔

اقبال پر ادارۂ تعلیم و تحقیق Institute of Education and Research ، پنجاب یونیورسٹی کے سات مقالوں میں تین طالبات نے لکھے ہیں ، بقیہ چار مقالے نو طلباء کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہیں ۔ ایم ۔ اے (معاشیات) ، ایم ۔ اے (تاریخ) اور لائبریری سائنس میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری کے لیے بھی ایک ایک مقالہ لکھا گیا ہے ۔ اول الذکر دو مقالات بالترتیب رفعت یعقوب اور نسرینہ طاہرہ نے پنجاب یونیورسٹی کے لیے تحریر کیے اور موخرالذکر مقالہ کراچی یونیورسٹی شعبہ لائبریری سائنس کے طالب علم محمد اسلم نے ترتیب دیا ہے ۔

۱۹۷۷ء تک مختلف یونیورسٹیوں میں پی ایچ ڈی ، ڈی لٹ یا ایم ۔ اے کے لکھے گئے یا لکھے جانے والے ڈیڑھ سو کے قریب تحقیقی اور تنقیدی مقالات اور ان کے موضوعات پر ایک نظر ڈالی جائے تو ان کے ہمہ جہتی تنوع کو دیکھ کر ایک خوشگوار طمانیت کا احساس ہوتا ہے ۔

اقبال کے فلسفے ، اُن کے مذہبی عقائد اور سیاسی شعور ، اُن کے افکار و تصورات اور ان کے مآخذ ، اُن کے ذہنی ارتقا اور ان کے فکری سرچشموں ، ان کے فن شعر ، شعری و نثری تصنیفات ، ان کی اردو اور فارسی شاعری اور اس کے اثرات مابعد پر بعض صورتوں میں اچھا اور قابل توجہ کام ہوا ہے بایں ہمہ منجملہ مباحث دیگر ، اقبالیات کے دو

موضوع اور میدان اب بھی ایسے ہیں جو کسی آبلہ پا کو جاں کاہی کی دعوت دیتے ہیں ۔

ایک ۔ اقبال کے سوانح اور وقائع زندگی کی تعیین و تلاش اور دوسرے ، اقبال کے نثری سرمائے کی قدر و قیمت کا تعین ۔ غالب کو انتقال کے کوئی تیس برس بعد حالی میسر آئے جنھوں نے شاعر غالب کو ''محض شاعر'' سے بڑھ کر ایک بڑے شخص اور نثر نگار کے طور پر بھی دریافت اور متعارف کیا ۔ صد سالہ جشن ولادت اقبال کے موقع پر ، اقبال کو ہم سب سے رخصت ہوئے کوئی چالیس برس گزر چکے ان کی بلند اور غالب شخصیت ، ہنوز اپنے بھرپور اور یادگار تجزیے کے لیے کسی حالی کی منتظر ہے ۔

چمن میں خوش نوایان چمن کی آزمائش ہے !

[اقبال عالمی کانگریس منعقدہ لاہور ۲--۹ دسمبر ۱۹۷۷ء کے لیے لکھا گیا]

اقبالیات کا مطالعہ

پروفیسر سید وقار عظیم (مرحوم)

مرتبہ

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن

زیرِ نظر کتاب اقبال کے فکر و فن اور بعض صورتوں میں اقبال کی شخصیت کے متعلق ایسے مضامین کا مجموعہ ہے جو معاصرینِ اقبال نے اُن کی زندگی میں لکھے ۔ ان مضامین میں سے اکثر اقبال کے مطالعے میں آئے اور ان میں بعض کے متعلق انہوں نے اپنے خیالات بھی ظاہر کیے ، کبھی تحسین و تشکر کی صورت میں اور کبھی تردید و توضیح کے انداز میں ۔

اقبال نے دوسروں کی کہی ہوئی باتوں کی تردید اور توضیح میں جو مضامین اور خطوط لکھے ، وہ ان کے فکر و فن کے طالب علم کے لیے ایک بیش بہا خزانے کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

بحیثیتِ مجموعی اس مجموعے کے مضامین کے مطالعے سے سب تنقیدی روے سامنے آتے ہیں ، جو اقبال کے معاصرین نے فکرِ اقبال اور شعرِ اقبال کے متعلق اختیار کیے تھے اور جن کی بنا پر ایک خاص طرح کی تنقید وجود میں آئی تھی ۔

صفحات : ۴۳ + ۳۶۴ - قیمت : ۹۴ روپے

اقبال اکادمی پاکستان

۱۱۶ - میکلوڈ روڈ ، لاہور